

مفتی غلام حسین *

جامعہ حقانیہ کے شعبہ تخصص فی الفقہ کا تعارف اور کارکردگی

مختفی علمی خزانوں کا تعارف:

یہ درست ہے کہ ایک طرف تو انسانی دماغ نے فضاء کو محکوم بنایا اور زمین کا سینہ چیر کر اس کے خزانے نکال لئے۔ اور نئی ایجادات نے دنیا کی آنکھیں خیرہ کر ڈالے لیکن دوسری طرف اس وقت نہ اخلاق و اعمال کی پاکیزگی باقی رہی اور نہ عقائد و معاملات کی چٹنگی نہ دلوں میں اخلاص و للہیت کی روشنی رہی اور نہ سینوں میں امانت و دیانت کی جلوہ گری۔ مختصر یہ کہ انسان سب کچھ ہے مگر آدمیت سے کوسوں دور ہے۔

اگر انسان کو انسانیت اور اشرف المخلوقات کے مرتبے پر فائز کیا تو وہ قرآن و سنت کے وہ بنیادی تعلیمات ہیں جو دنیا کے فقیر، درویش اور ادنیٰ نسب کے انسان کو ان خوبیوں، خوشیوں اور کامیابیوں سے نوازتا ہے۔ جو دنیا کے کسی اعلیٰ نسب اور بادشاہ وقت کو نصیب نہیں ہوتی۔

یہی اسلامی تعلیمات ہیں جو معاشرہ کی بقاء قیام اور امن کا محور ہے۔

دینی مدارس کے قیام کا مقصد:

قرآن و سنت اسلامی تعلیمات کا منبع ہیں دینی مدارس کا مقصد اسلامی تعلیمات کے ماہرین، قرآن و حدیث پر گہری نگاہ رکھنے والے علماء اور علوم اسلامیہ پر دسترس رکھنے والے رجال کار اور ماہرین پیدا کرنا ہے جو آگے مسلمان معاشرہ کا اسلام سے ناطہ جوڑ کر مسلمانوں میں اسلام کی ابدی صداقت کو اجاگر کرنے کا فریضہ انجام دیں۔

اور بلاشبہ یہی مدارس اپنے اس بلند مقصد کے حصول میں سو فیصد نہ سہی تاہم ایک بڑی حد تک کامیاب ضرور ہیں۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں ”اللہ ہو“ کی یہ پکار قال اللہ اور قال الرسول کی صداکئیں اور بر صغیر پاک و ہند میں خصوصاً اسلام کی جو روشنیاں نمایاں نظر آتے ہیں۔ درحقیقت انہی مدارس کا فیض و اثر ہے۔

مفکر پاکستان شاعر مشرق علامہ محمد اقبال حکیم شجاع کے نام اپنے ایک خط میں مدارس کی اہمیت سے متعلق لکھتے ہیں:

* شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

”ان مکتبوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ غریب مسلمانوں کے بچوں کو انہی مدارس میں پڑھنے دو۔ اگر یہ ملا اور درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا؟ جو کچھ ہوگا میں انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہوں۔ اگر ہندوستانی مسلمان ان مدرسوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلام کے پیروؤں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا۔ ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دلی کے لال قلعے کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو سالہ حکومت اور انکی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا“

(دینی مدارس ابن الحسن عباسی)

مختصر یہ کہ دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں جو دین کے ہر شعبے میں دین متین کی خدمات میں مصروف ہیں اور چونکہ ان کا سرا جاکر سینہ نبوت سے جاملتا ہے۔ اسلئے کہ انکی تمام ذمہ داریوں اور فرائض تعلیم و تعلم تدریس و تصنیف، دعوت و تبلیغ کیلئے بے پناہ صلاحیت و استعداد، اساتذہ فن کی صحبت و تربیت، طلب علم کی راہ میں جانکاہی جگر سوزی، تقویٰ و تدین ربط و استناد کی ضرورت ہے جسکے بغیر یہ فریضہ وراثت ادا نہیں ہو سکتا۔ مگر ان تمام ذمہ داریوں میں پل صراط پر چلنے جیسی نازک ذمہ داری قضاء و افتاء کی ہے جس کی شرائط و صفات اتنی ہی نازک، حساس اور عمیق ہیں، صرف ذکاوت و ذہانت اور وسعت مطالعہ نہیں بلکہ علماء راہنہ کا رسوخ، تبحر علمی، کتاب و سنت کے وسیع متنوع قدیم و جدید ذخیروں پر عبور تغیرات و تبدلات زمانہ سے آگاہی اور ہر لمحہ پیدا ہونے والے تہذیبی، معاشرتی اور سماجی و عرفی حالات اور عہد جدید کے پیدا کردہ مسائل اور چیلنجوں سے واقفیت، پھر مسائل اور مستفتی کے سوال اور ماخذ شریعت کے نصوص تک پہنچنے کی صلاحیت لازمی ہے جسے فقہ کی ایک تعریف میں ”فہم غرض المتکلم“ سے تعبیر کیا گیا اور حدیث میں جسے ”خیر“ کا ایک عظیم سرمایہ قرار دیا گیا ہے۔ من یر داللہ بہ خیراً یفقهہ فی الدین (الحمد یث)

بجہ اللہ عز و جل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اپنے بے سرو سامان ناگفتہ بہ حالات کے باوجود روز اول سے ان صفات سے متصف اور فضل و کمال کے حامل مدرسین، مفتیان عظام عطا فرمائے، جنکے نبوغ و رسوخ، تقویٰ و تدین پر پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے اور دارالعلوم حقانیہ کے وقیع علمی مقام قبولیت خداوندی کی بناء پر اسکے دارالافتاء کو بھی ملک و بیرون ملک علمی، تحقیقی اور عدالتی حلقوں میں سند اعتماد اور عوام میں مقبولیت حاصل ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے شعبہ تخصص فی الفقہ و الافتاء کے کارکردگی اور اہمیت پیش کرنے سے قبل مختصر فتویٰ کا تاریخی پس منظر ذکر کیا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے دور میں فتویٰ:

رسالت کے زمانہ میں نبی اکرم ﷺ خود مفتی الثقلین تھے اور منصب افتاء پر فائز تھے وحی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتویٰ دیا کرتے تھے اور آپ کے فتاویٰ جوامع الکلم تھے اور آپ کے یہ فتاویٰ (یعنی

© rasailojaraid.com

(احادیث) اسلام کا دوسرا ماخذ ہیں ہر مسلمان کے لئے ان پر عمل کرنا ضروری ہے اور سرموکی کو انحراف کرنے کی گنجائش نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانتہوا الآیۃ ترجمہ۔ رسول تم کو جو کچھ دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تو روک جایا کرو۔

آپ ﷺ کے عہد زریں میں کوئی دوسرا فتویٰ دینے والا نہیں تھا۔ ہاں آپ کسی صحابی کو دور دراز علاقوں کے لئے کبھی کبھی مفتی بنا کر بھیج دیتے تو وہ منصب قضاء و افتاء پر فائز ہوتے اور لوگوں کی صحیح رہنمائی فرماتے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے سے مسلمانوں کی ہر چیز میں یعنی عبادات، معاملات، اخلاقیات و آداب، معاشرت سب چیزوں میں صحیح رہنمائی فرمائی۔ ہر بات میں آپ ﷺ کے فتاویٰ و ارشادات موجود ہیں جو مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہیں صحابہ کرام کے دور میں فتویٰ:

نبی اکرم ﷺ کے اس دارفانی سے رخصت ہونے کے بعد فتویٰ کا کام اور ذمہ داری کا صحابہ کرام نے سنبھالا اور احسن طریقے سے انجام دیا۔ حضرات صحابہ کرام میں جو اصحاب کرام فتویٰ دیا کرتے تھے انکی تعداد ایک سو تیس سے کچھ زائد تھی، جن میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی، البتہ زیادہ فتویٰ دینے والے سات تھے جن کے نام یہ ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ لیکن ان کے علاوہ بہت سارے صحابہ کرام فتویٰ دیا کرتے تھے لیکن ان کے فتاویٰ کی تعداد کم ہیں۔

تابعین کے دور میں فتاویٰ:

تعلیم و تربیت اور فقہ و فتویٰ کا سلسلہ حضرات صحابہ کرامؓ کے بعد کہیں جا کر رکنا نہیں بلکہ اس ذمہ داری کو حضرات اصحاب کرام کے شاگردوں نے احسن طریقے سے سنبھالا اور دل و جان سے اس کی حفاظت کر کے آنے والی نسل تک کما حقہ پہنچایا۔ صحابہ کرامؓ کے دور مبارک میں بفضل الہی بہت فتوحات حاصل ہوئے ہیں اس وجہ سے حضرات تابعین مختلف بلاد اسلامیہ میں دین متین کی خدمت انجام دے رہے تھے۔

اکثر بلاد اسلامیہ میں ایسے لوگ مقرر تھے جو لوگوں کی رہنمائی کرتے مدینہ منورہ میں حضرت سعید بن المسیب، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، حضرت عروہ بن الزبیر، حضرت عبید اللہ، حضرت قاسم بن محمد، حضرت سلیمان بن سیار اور حضرت خارجہ بن یزید انہی کو فقہاء سابعہ بھی کہا جاتا ہے۔..... مکہ مکرمہ میں عطاء بن ابی رباح، علی بن ابی طلحہ اور عبدالملک بن جریج یہ کام کیا کرتے تھے۔ کوفہ میں ابراہیم نخعی ابن ابی سلیمان، عامر بن سراہیل، شعبی، علقمہ، سعید اور مرہ ہمدانی۔ بصرہ میں حضرت حسن بصری، یمن میں طاؤس بن کسان، اور شام میں حضرت کھول ابو

اور یس الخولانی، شرافخیل بن السمط عبداللہ بن ابی زکریا، الغزالی، عبد بن امیہ، سلیمان بن الحبیب الحاربی، خالد بن معدان، جنید بن نفیر، عمر بن عبدالعزیز اور رجاء بن حیوۃ وغیرہ اس کام میں مصروف تھے۔

سلطنت مغلیہ کے بعد فتویٰ:

دارالافتاؤں اور دارالقضاؤں کا یہ سلسلہ سلطنت مغلیہ کے دور تک اسی صورت حال میں جاری رہا لیکن سلطنت مغلیہ زوال اور انگریزی حکومت کے تسلط کے بعد فتویٰ کا کام مدارس دینیہ کی طرف منتقل ہو گیا۔ اور اب بھی یہ کام دینی مدارس ہی میں ہوتا ہے اس لئے کہ دینی مدارس میں دین اور تعلیمات نبویہ کی آماجگاہ ہیں۔

جنگ آزادی کے بعد اسلام کے تحفظ اور فتویٰ کے کام کو حضرت شاہ ولی اللہؒ کے جانشین علماء نے سنبھالا۔ ان میں اکابر علماء دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا غلیل احمد سہارنپوری، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمنؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہیں جبکہ فتاویٰ مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں دارالافتاء کا قیام:

جامعہ دارالعلوم حقانیہ علوم دینیہ کے میدان میں کسی تعارف کا محتاج نہیں چاردا نگ عالم میں جامعہ حقانیہ کی عظمت و شرافت اتنی پھیل چکی ہے کہ شاید جامعہ حقانیہ کی طرح بے سرو سامان دور افتادہ کسی ادارہ کو یہ عظمت حاصل نہ ہو۔ حقانیہ کی یہ آفاقی شہرت وسائل و اسباب کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ اللہ کا کرم اور عصر حاضر کے ولی کامل، بانی حقانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور مرقدہ کے اخلاص، مجاہدہ اور دعاؤں کی برکت ہے حقانیہ کی تاسیس کا نہ کوئی باقاعدہ منصوبہ تھا اور نہ کوئی پروگرام بلکہ حضرت شیخ الحدیث عالم اسلام کے عظیم دینی درس گاہ اور دینی مرکز دارالعلوم دیوبند سے فراغت اور پھر وہاں تدریسی مشاغل میں مصروف رہنے کے دوران رمضان کی چھٹیوں میں اکوڑہ خٹک تشریف لائے، اسی دوران برصغیر پاک و ہند تقسیم ہو گیا اور ملکی حالات نے دوبارہ دارالعلوم دیوبند جانے کی اجازت نہ دی۔ اور دیوبند سے ساتھ آئے ہوئے طلباء اور قرب و جوار کے تشنگان علوم نبویہ نے حضرت شیخ الحدیث کو اپنے گھر سے ملحق ایک چھوٹی سی مسجد میں اشاعت گاہ علم و معارف جامعہ حقانیہ کی تاسیس پر مجبور کر دیا، رفتہ رفتہ طلباء کا ہجوم بڑھتا گیا اور تنگی مسجد کی وجہ سے درس و تدریس کا سلسلہ مزید وہاں جاری رکھنا ناممکن ہو گیا۔ شاید یہی وجہ تھی کہ حضرت شیخ الحدیث کے دل میں اللہ کی طرف سے گویا یہ الہام ہو گیا تھا کہ مسجد باہر کھلی جگہ میں حقانیہ کی بنیاد رکھی جائے۔

اسی مختصری تمہید کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دارالعلوم کو مجبوری کی حالت میں الہامی انداز میں وجود ملا۔ اللہ کے فضل و کرم سے دارالعلوم اور حضرت شیخ الحدیث پر لوگوں کا اعتماد بڑھتا گیا جسکی وجہ سے اطراف و اکناف سے محبین اسلام کثرت سے آنے لگے لوگ مسائل دینیہ سے واقفیت حاصل کرنے اور اس سلسلہ کے شکوک و شبہات کے ازالہ

کیلئے دن رات دارالعلوم آتے اور حضرت شیخ الحدیث ان کے مسائل شریعت مطہرہ کی روشنی میں حل فرماتے رہے۔ ادھر علاقائی و تدریسی ذمہ داریاں اتنی زیادہ ہو گئیں کہ حضرت کو عوامی مسائل حل کرنے اور فتویٰ دینے کے لئے وقت نکالنا مشکل ہو گیا اور مستفتی حضرات کو فتویٰ کے حصول کے لئے انتظار کرنا پڑتا تھا چنانچہ اس ضرورت شدیدہ کو مد نظر رکھتے ہوئے دارالعلوم میں باضابطہ طور پر دارالافتاء کا شعبہ قائم کیا گیا اور بحمد اللہ دارالعلوم کے قیام سے لے کر آج تک لاتعداد فتاویٰ کا اجراء ہو چکا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث اپنی حیات طیبہ میں شعبہ افتاء کے علاوہ دیگر شعبہ جات کے نگران و انچارج خود ہی تھے انکے انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ کے خصوصی احسان اور حضرت کے اخلاص، خصوصی دعوات کی برکت سے دارالعلوم ہر شعبہ میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور باقاعدہ جید علماء کرام اور مفتیان عظام افتاء کی ذمہ داریاں نبھانے پر مامور ہیں۔

دارالعلوم میں شعبہ تخصص فی الفقہ کا اجراء:

۱۴۰۹ھ کے تعلیمی سال کے آغاز میں حضرت شیخ الحدیث کی سرپرستی میں ان کے مشورہ سے حضرت مولانا مسیح الحق دامت برکاتہم نے دارالعلوم میں باقاعدہ طور پر شعبہ تخصص فی الفقہ قائم فرمایا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ اور مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب زید مجدہ کو اس سلسلہ کے جملہ مراحل اور ذمہ داریاں سونپ دی گئی داخلہ اہلیت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ پہلے سال تین طلبہ کے لئے جو دارالعلوم حقانیہ سے درس نظامی کے فاضل ہیں داخلہ کی گنجائش رکھی گئی۔

قیام و طعام ریسرچ و تحقیق کے اسباب اور فراہمی کتب کے علاوہ اس شعبہ کے طلبہ کو ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ بحمد اللہ! یہ شعبہ اپنی کارکردگی، نظام تربیت، نصاب تعلیم، اساتذہ کی محنت، نگرانی اور راہنمائی اور جملہ قواعد و ضوابط کے اعتبار سے توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔..... ۱۴۱۳ھ بمطابق ۱۹۹۸-۱۹۹۷ء تک اس شعبہ کی نگرانی اور حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن صاحب کرتے رہے لیکن ۱۴۱۳ء کو حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالیہ اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے دارالعلوم سے تشریف لے گئے۔ لیکن انکے جانے کے بعد ان ہی کے زیر نگرانی شعبہ تخصص میں پرورش پانے والے انکے جید شاگرد اور ماہر مفتیان عظام حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی اور حضرت مولانا مفتی مختار اللہ حقانی سلمہما اللہ نے یہ گرانقدر ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھالی اور اس میں کوئی آنچ آنے نہ دی بلکہ اس میں مزید ترقی کر گئے اور آج تک ان ہی کی زیر نگرانی جاری ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کے درجہ تخصص میں داخلہ کا روائی:

درجہ تخصص کے دو سالہ کورس کیلئے دیگر مدارس اور دیگر درجات میں داخلہ کا روائی کی طرح سال کے ابتدائی دنوں یعنی (شوال المکرم) میں دورہ حدیث کے درجہ ممتاز میں پاس طلباء کو داخلہ کے امیدوار قرار دے کر ایک انٹری

ٹیسٹ لیا جاتا ہے، جسکا پرچہ جنرل سوالات پر مشتمل ہوتا ہے اور سینکڑوں میں سے متعین، ممتاز اور معیاری ۱۲ طلباء کا انتخاب کر کے درجہ تخصص فی الفقہ کیلئے مختص کئے جاتے ہیں۔ ان دو سالہ کورس میں طلباء کیلئے مفید درسی اور مطالعاتی فتاویٰ جات کا انتخاب کر کے ایک اہم نصاب تیار کیا ہے جسکی فہرست درجہ ذیل ہیں۔

نصاب سال اول پہلا چار ماہی (التخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء)

موضوع	نام کتاب	نام مصنف	متعلقہ مباحث
میراث	سراجی	علامہ محمد بن عبدالرشید سجاولندی	از خطبہ تامنا سنہ
اصول افتاء	شرح عقود رسم المفتی	علامہ ابن عابدین شامیؒ	کامل
معاشیات	اسلام اور جدید معیشت تجارت	مولانا محمد تقی عثمانی	
فقہ	مأخذ فقہ	مولانا مفتی مختار اللہ حقانی (درسی افادات)	فقہ کا لغوی اور اصطلاحی تعریفات۔ فقہ کا تاریخی پس منظر۔ مأخذ اول کتاب اللہ۔ مأخذ دوم سنت رسولؐ، مأخذ سوم اجماع، مأخذ چہارم قیاس
مطالعہ فتاویٰ	امدادی الفتاویٰ جلد ۱- ۲- ۳	حکیم الامتہ محمد اشرف علی تھانویؒ	کتاب الطہارۃ، الصلوۃ، الزکوۃ، الصوم، الاعتکاف، الحج، الزکاح، الطلاق، الحدود، التحریر، اللہ و الوقف، احکام المسجد وغیرہ
	کفایت المفتی (جلد ۸)	مولانا کفایت اللہ دہلویؒ	البیوع، الربو، الصرف، الودیعۃ، الشریکۃ، المضاربتۃ، الدیون، العاریۃ، القب، الاضحیۃ، الذبائح
	امداد الاحکام (جلد ۱)	مولانا ظفر احمد عثمانیؒ	کتاب الایمان، کتاب التقلید، والاجتہاد، کتاب السنۃ والبدعۃ
	مجموعۃ الفتاویٰ (جلد ۱)	مولانا عبدالحی ککینویؒ	کتاب القرآن، کتاب العلم والعلماء
	فتاویٰ رشیدیہ	مولانا رشید احمد گنگوہیؒ	کتاب وراثت، کتاب ذکر ودعا، آداب قرآن وتعوید کے مسائل
.....	فتاویٰ محمودیہ (جلد ۱)	مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	تقلید کی شرعی حیثیت، رد شیعیت، تبلیغی جماعت
.....	احسن الفتاویٰ (جلد ۱)	مولانا رشید احمد لدھیانویؒ	کتاب التفسیر والحدیث، کتاب السلوک

.....	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (دو جلد)	مفتی محمد شفیعؒ	کتاب الخطر والاباحۃ الملعب والغناء والتصاویر رسالة المقالات المفيدة في حكم اصوات الآلات الجديدة ، معاملات المسلمين باهل الکتاب والمشرکین
-------	----------------------------------	-----------------	--

نصاب سال اول.....دوسرا چار ماہی (التخصص في الفقه الاسلامي والافتاء)

موضوع	نام کتاب	نام متعلقہ شروع	نام مصنف	متعلقہ مباحث
اصول افتاء جدید معاشیات	معین القضاة درسا		علامہ شمس الحق افغانی	کامل کتاب
قواعد الفقه	الاشباذ النظائر درسا شرح الجبلۃ		علامہ ابن نجیمؒ ، علامہ خالد الالاتیؒ	الفن الاول جلد اول
فقه	ماخذ فقه		مولانا مفتی مختار اللہ حقانی (دری افادات)	ماخذ بنجم احسان۔ ششم تحصیل ہفتم استصلاح۔ ہشتم اقوال صحابہ۔ نهم الذرائع۔ دهم شرائع من قبلنا۔ یازدہم اقوال مسلمہ شخصیات۔ دوازدهم ملکی قوانین
مطالعہ کتب فقہ و فتاویٰ	کنز الدقائق	البحر الرائق تبيين الحقائق	علامہ ابن نجیمؒ ، علامہ فخر الدین الزیلعیؒ	کتاب الطہارۃ ومسئد وما یزح المیر
.....	شرح الوقایۃ	السعیۃ عمدة الرعیۃ	مولانا عبدالحی علامہ بلا علی قادریؒ	باب التیمیم مکمل
.....	مقدمہ در مختار متن رد المحتار درسا		مولانا محمد علاؤ الدین خٹکئیؒ	کامل
.....	حدیث ثالث (جلد ۳)	فتح القدیرؒ الکفایۃ العنایۃ	ابن اہمام جلال الدین ابن اوزبی اکمل الدین الباہدیؒ	کتاب ادب القاضی تا فصل فی البینین
	بدائع الصنائع		علامہ ابوبکر الکا سانیؒ	کتاب الزکوۃ الصوم الحج
	رد المحتار		ابن عابدین شامیؒ	اضحیۃ ذبايح، کرہیۃ
تمرین	حل استفساءات			

نصاب سال دوم.....(التخصص في الفقه الاسلامي والافتاء)

موضوع	نام کتاب	نام مصنف	متعلقہ مباحث
	اسلام کا نظام اراضی	مفتی محمد شفیعؒ	
	ملکیت زمین اور اس کی تحدید	علامہ محمد تقی عثمانیؒ	
	انسانی اعضاء اور اس کی پیوند کاری	علامہ تھانویؒ / مولانا جاوگامی	

حسب ضرورت و رعایت وقت

اضافی مطالعہ برائے وسعت معلومات

الحلیۃ الناجزہ للحلیۃ العاجزہ	مولانا اشرف علی تھانویؒ
آلات جدیدہ	مفتی محمد شفیعؒ
الاقتصاد فی التقليد والاجتهاد	مولانا اشرف علی تھانویؒ
اوزان شرعیہ	مفتی محمد شفیعؒ
اسلام کا نظام تقسیم دولت	
اصلاح الرسوم	علامہ تھانویؒ
التصویر	
یوادر النوادر	
بیمہ زندگی	مفتی محمد شفیعؒ
پروائیڈنٹ فنڈ	مفتی محمد شفیعؒ
اسلام کا اقتصادی نظام	مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ
جواہر الفقہ مکمل	مفتی محمد شفیع صاحب
الخیرات الحسان	
کمرشل انٹرنٹ کی فقہی حیثیت	جعفر شاہ پھلواری
مسئلہ سود	مفتی محمد شفیع صاحب
اسلام اور جدید دور کے مسائل	محمد تقی امینی
فقہی مقالات	محمد تقی عثمانی
تمرین فتویٰ	
مختلف موضوعات پر مقالات	

درجہ تخصص کے نصاب کے ساتھ ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ تخصص کے سال اول کے طلباء کیلئے ایک الگ کاغذ یومیہ مطالعہ کی کارگزاری کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ جسمیں ہر طالب علم اپنے روزانہ مطالعہ کاروائی، اسمیں آنے والے اہم مسائل، قواعد، ضوابط، اور تاثرات لکھ دیتے ہیں اور ان تاثرات کو روزانہ چیک کیا جاتا ہے اور پورے ہفتہ کی کارگزاری جمعرات کے دن جملہ تاثرات سوال و جواب اور مناقشہ کے بعد شعبہ تخصص کا مشرف ان تاثرات پر دستخط کرتا ہے۔ اس کاغذ کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ ہر طالب علم پر مطالعہ کرنے کیلئے ایک باعث ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ سال کے اختتام پر ہر طالب علم کے پاس، اہم مسائل، قواعد و ضوابط کا ایک مجموعہ تیار ہو جاتا ہے جو ایک طالب علم کیلئے بہترین سرمایہ ہے۔

(جاری ہے)

